قواعد وضوابط برائے مدارس وجامعات ﴿۱﴾

مولانا عبدالمجید مدظلہم
ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس ملتان

وفاق کے قیام کے وقت (1959ء اور 1960ء میں) حضرات اکابرین نے مدارس کے نظام کو مربوط ومضبوط بنانے کے لئے جو اصول مرتب فرمائے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم جب 1981ء میں ناظم اعلیٰ بنے تو انہوں نے انہی اصولوں کی بنیاد پر مدراس اور وفاق کے مزید استحکام کے لئے تفصیلی قواعد وضوابط مرتب فرما کر شائع کئے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

(ا) تصدیق نامہ

تمام مدارس ملحقہ وفاق میں داخلہ اور اخراج بذریعہ تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) ہوگا۔

توضیح

یعنی اگر کوئی طالب علم ایک ملحقہ مدرسہ کو چھوڑ کر دوسرے ملحق مدرسہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مدرسہ کو درخواست دے کہ میں فلاں وجوہ کی بنا پر مدرسہ چھوڑنا چاہتا ہوں، مجھے تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) اور مدرسہ چھوڑنے کی اجازت دے دی جائے، مہتمم کو چاہئے کہ اختتام سال پر یعنی سالانہ امتحان کے بعد تصدیق نامہ دے دیں، لیکن اگر وسط سال میں یعنی تعلیم شروع ہونے کے بعد مدرسہ چھوڑنا چاہے تو اس سے مدرسہ چھوڑنے کی وجوہ دریافت کریں اور اس کا تحریری بیان لے کر تصدیق نامہ کے ساتھ منسلک کردیں، نیز دیانت داری کے ساتھ اپنی رائے بھی ثبت کردیں، دوسرے مدرسہ والے (جس میں طالب علم داخل ہونا چاہتا ہے) اگر آغاز سال میں داخل ہوتا ہے تو جس درجہ کا وہ امتحان پاس کرکے آیا ہے بغیر امتحان داخلہ لئے اگلے درجہ میں داخل

کر سکتے ہیں بشرطیکہ طالب علم کی استعداد پر ناظم امتحان داخلہ کو اطمینان ہو ورنہ داخلہ کا امتحان لے سکتے ہیں، اور اگر طالب علم وسط سال میں آتا ہے اور سابق مدرسہ چھوڑنے کے وجوہ معقول ہیں اور تعلیم کے تسلسل میں انقطاع نہیں واقع ہوا تو بغیر امتحان داخلہ اسی درجہ میں داخل کر سکتے ہیں جس میں وہ پہلے پڑھ رہا تھا، لیکن اگر وجوہ کچھ معقول نہیں یا تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے تو امتحان داخلہ لے جس درجہ کا وہ اہل ہو، اس میں داخل کریں بشرطیکہ اس کی اخلاقی حالت پر مطمئن ہو، غرض نہ کتابیں ناقص اور سال کی تعلیم ادھوری رہنی چاہئے اور نہ کسی بد اخلاق اور بد کردار طالب علم کو داخل کرنا چاہئے۔ اگر کسی ایسے مدرسہ سے آتا ہے جو وفاق سے ملحق نہیں اور تصدیق نامہ کا اس میں رواج نہیں تو بہر صورت امتحان داخلہ لے کر اور حتی الامکان عملی اور اخلاقی حالت سے مطمئن ہو کر داخل کریں۔

تنبیہ

(۱) تصدیق نامہ کی پابندی مدارس عربیہ میں بالکل نئی چیز ہے لیکن غایت درجہ مفید ہے اس لئے اس کو رواج دینے کے لئے ابتداء میں مدارس کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانی چاہئے اور بخندہ پیشانی تصدیق نامہ دے دینا چاہئے اور دوسرے مدرسہ والوں کو بسہولت اسے قبول کرنا چاہئے تاکہ طلبہ متوحش نہ ہوں۔

(۲) اگر کوئی مدرسہ تصدیق نامہ دینے سے اجتناب کرے تو طلبہ صدر وفاق سے اپیل کریں۔

(۲) ایام داخلہ

ملحقہ مدارس میں ۶ تا ۲۰ شوال داخلہ ہوتا رہے گا مگر ۱۵ شوال سے تعلیم شروع ہو جائے گی۔

توضیح

مدارس عربیہ میں ایک مضرت رساں رسم یہ جاری ہو گئی ہے کہ داخلہ سارا سال کھلا رہتا ہے اور طلبہ وسط سال میں بھی آتے اور داخل ہوتے رہتے ہیں، ظاہر ہے ایسے طلبہ کی کتابیں ناقص اور تعلیم ادھوری رہتی ہیں اگرچہ سالانہ امتحان میں پاس بھی ہو جائیں۔ وفاق نے اسی رسم بد کو مٹانے کے لئے عربی مدارس میں داخلہ کا زمانہ محدود و معین کیا ہے مگر یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مدارس ملحقہ تکثیر سواد اور تعداد طلبہ کی پروا کئے بغیر سختی کے ساتھ اس کی پابندی نہ کریں طلبہ چونکہ اسی رسم بد کے عادی ہیں سال دو سال یقیناً حسب عادت بعد میں آتے رہیں گے اور منتظمین کا دل ان کو واپس کرتے ہوئے ٹوٹے گا، لیکن آزمائش کا مرحلہ ہے اگر مدارس ملحقہ سختی کے ساتھ اس پابندی پر قائم رہے تو انشاء اللہ بہت جلد طلبہ عادی ہو جائیں گے اور مطلوبہ کثرت سواد ہر مدرسہ کو حسب حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ بالفعل طلبہ کو متنبہ کرنے کے لئے مذکورہ ذیل تدابیر اختیار کی جائیں۔

(الف) وفاق خود اوائل شوال میں زیادہ سے زیادہ اخبارات ورسائل میں اس کی اشاعت مختلف عنوانات سے کرے گا۔

(ب) ہر مدرسہ کے منتظمین مدرسہ کھلنے سے پہلے جلی قلم سے لکھے ہوئے اعلانات مدرسہ میں چسپاں کرادیں۔

(ج) اپنے علاقہ کے اخبارات ورسائل میں اپنے مدرسہ کے نام سے داخلہ کی تاریخوں کا اعلان کریں، نیز یہ کہ ان تاریخوں کے بعد داخلہ نہ ہوگا۔

تنبیہ

بعض ناگزیر حالات واسباب ایسے پیش آجاتے ہیں کہ طالب علم کوشش کے باوجود وقت پر نہیں پہنچ پاتا یا اس کے کانوں تک یہ نیا قاعدہ نہیں پہنچتا اور وہ بعد میں آتا ہے
ایسی صورت میں مناسب تنبیہ کے بعد تسامح سے کام لیں، غرض اس رسم بد کو مٹانا جس تدبیر سے بھی ممکن ہو ہم سب کا فرض ہے۔

(۳) امتحان داخلہ

درس نظامی کے ہر درجہ میں داخلہ بذریعہ امتحان ہوگا اور اسی طالب علم کو داخل کیا جائے گا جو اردو، فارسی یا عربی میں سے کسی ایک زبان میں امتحان دے سکتا اور خود لکھ سکتا ہو اور جو طالب علم پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہو مگر لکھنا نہ جانتا ہو تو مدرسہ کو اگر اطمینان ہو جائے کہ وہ سال پورا ہونے تک اس قابل ہو جائے گا کہ عربی، اردو یا فارسی میں کما حقہ اظہار مافی الضمیر (بصورت تحریر) کر سکے تو نصاب کے مقرر کردہ درجات میں (وہ جس درجہ کے قابل ہو) اس کو داخلہ مل جائے گا۔

توضیح

(الف) بدقسمتی سے مدارس عربیہ کے موجودہ طلبہ عموماً صرف پڑھنے ہی سے سروکار رکھتے ہیں، لکھنے سے انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ صرف یہ کہ ''میزان'' سے لے کر ''بخاری شریف'' تک مدرسہ ان سے پڑھنے ہی پڑھنے کے لئے کہتا ہے لکھنے کو کبھی کہتا ہی نہیں۔ بہت تیر مارا تو سال میں تین مرتبہ ان سے تحریری امتحان لے لیا اس لئے وفاق نے روز اول سے ہی اس عیب کے ازالہ کی یہ تدبیر کی ہے کہ امتحان داخلہ میں ہی قدرت تحریر کی شرط لگا دی۔ مدارس کے ناظمین امتحان داخلہ کا فرض ہے کہ وہ تمام درجوں کے امتحان داخلہ میں تقریر کے ساتھ تحریر کا بھی امتحان ضرور لیں، اس کے بغیر ہرگز کسی طالب علم کو داخل نہ کریں، نہ ہی اس بارے میں ذرہ برابر تسامح یا تغافل سے

کام لیں اور جو طلبہ عجزِ تحریر یا بدخطی کے مرض میں مبتلا ہوں ان کے لئے اسباق تجویز کرنے سے پہلے مشق تحریر اور خوشخطی سکھانے کے لئے بھی ٹائم ٹیبل میں مستقل وقت اور مستقل انتظام کریں اور اعلان کر دیں کہ سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات تحریری ہوں گے اور جو طالب علم بصورت تحریر اظہار مافی الضمیر پر قادر نہ ہوگا یا اس قدر بدخط ہو کہ اس کی تحریر کو پڑھنے کے لئے اسی کو بلانا پڑے تو اس کی امداد اس وقت تک کے لئے بند کر دی جائے گی جب تک وہ اس عیب کا ازالہ نہ کرے گا۔

(ب) عام طور پر طلبہ مختلف مدارس میں یا اساتذہ کے پاس بے ترتیب کتابیں پڑھ کر آتے ہیں مثلاً صرف ونحو میں شرح جامی، شافیہ اور عبدالغفور تک پڑھا ہوتا ہے اور ادب یا منطق میں بالکل کورے ہوتے ہیں۔ نفحۃ العرب یا مرقات تک بھی نہیں پڑھی ہوتی ایسے ناقص الاستعداد طلبہ درجہ بندی کی راہ میں سخت مصیبت بن جاتے ہیں اس لئے امتحان داخلہ کے ممتحن کو چاہیے کہ وہ جدید طلبہ کا امتحان داخلہ درجہ بندی کے اعتبار سے لے لیں، جس درجہ کی کتابیں اس نے پوری پڑھی ہوں اسی میں امتحان لیں اور بصورت کامیابی واہلیت اگلے درجہ میں داخل کریں ورنہ اسی درجہ میں یا جس درجہ کے وہ قابل ہو اس میں لوٹا دیں اگرچہ اس صورت میں اس کو بعض کتابیں دوبارہ بھی پڑھنی پڑیں۔ مجوزہ نصاب اور اس کی درجہ بندی کو کسی قیمت پر بھی نہ ٹوٹنے دیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز کسی سفارش کو نہ سنیں اور مطلق مراعات یا تساہل نہ برتیں اور یاد رکھیں کہ اگر کسی درجہ میں ایک بھی ناقص الاستعداد طالب علم داخل ہو گیا تو وہ ہمیشہ دردسری کا باعث بنے گا۔

(ج) ناظم امتحان داخلہ جدید طلبہ کے داخلہ کے وقت صرف ان کی علمی استعداد اور اہلیت درجہ ہی کو نہ دیکھیں بلکہ سابقہ زندگی سے متعلق مختلف سوالات اور گفتگو کے ذریعے اس بات کا بھی پتہ چلائیں کہ اس کا مقصد تحصیل علم ہے یا وقت گزاری اور ذریعہ معاش پیدا کرنا، اس لئے کہ بدقسمتی سے اس زمانہ میں بعض لوگوں نے طالب علمی کو بھی ایک پیشہ بنالیا ہے، خصوصاً بڑے شہروں اور ایسے مدرسوں میں جہاں گراں قدر وظائف ملتے ہیں یا قیام وطعام کے انتظامات بہتر اور آسائش طلبہ کا انتظام زیادہ ہے یا طالب علمی کے نام سے شہر میں مختلف مالی وسائل آسانی سے میسر آتے ہیں بسااوقات طالب علم گھر سے بھاگ کر یا کوئی جرم کر کے دور دراز شہروں کے مدارس میں داخل ہو کر طالب علمی کے پردہ میں روپوشی اختیار کرنا چاہتا ہے اسی طرح بعض فاسد العقیدہ گمراہ فرقہ کے افراد اپنے مسلک اور عقائد کو چھپا کر کسی مشہور مستند مدرسہ سے سند فراغ حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہوتے اور پڑھتے ہیں۔ طالب علم کی صورت وشکل، اوضاع واطوار اور لباس وغیرہ بھی اس کے اخلاق واعمال اور نیت وارادہ کی غمازی کرتے ہیں، لہٰذا ناظم امتحان داخلہ کو ان تمام امور کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے، اس لئے کہ کسی بدعقیدہ

،بداطوار، بدکردار اور پیشہ ور طالب علم کا وجود مدرسہ اور اساتذہ کے لئے یقیناً باعثِ ننگ وعار ہے اور داخل کر لینے کے بعد نکالنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

(۴) فارم داخلہ

ملحقہ مدارس میں داخلہ بذریعہ فارم داخلہ ہوگا جس میں مقامی حالات کے مطابق مہتمم مدرسہ کی جانب سے عائد کردہ شرائط شامل ہوں گے۔

(۵) آغازِ تعلیم

ملحقہ مدارس میں ۱۵ شوال سے تعلیم کا آغاز ہوگا۔

توضیح

مدارس میں عموماً شوال کا پورا مہینہ داخلہ اور تجویز وتقسیم اسباق میں گزر جاتا ہے بیرونی مدرسین بھی اسی تساہل پسندی کی وجہ سے دیر سے آتے ہیں۔اسی طرح ماہ ذی الحجہ میں تعطیلات عیدالاضحیٰ کے بارے میں سہل گیری کی بنا پر عموماً دو ہفتے ضرور ضائع ہوجاتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ پہلی سہ ماہی تین ماہ کی بجائے ڈیڑھ ماہ کی رہ جاتی ہے اور کتابیں مقررہ مقدار سے بہت کم ہوتی ہیں اس کا نقصان آخر سال میں محسوس ہوتا ہے کہ درجہ کی کتابیں پوری نہیں ہوتی اور تعلیم ناقص رہ جاتی ہے۔اس نقص کے ازالہ کے لئے وفاق نے یہ پابندی عائد کی ہے ۱۵ شوال سے ہر مدرسہ میں تعلیم ضرور شروع ہوجائے اس پر عمل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ مدرسین اور طلبہ ۱۰ شوال تک ضرور واپس آجائیں اور ۱۲ شوال کو اسباق تقسیم کردیئے جائیں اور ۱۳، ۱۴ شوال کو مدرسین وطلبہ کو کتابیں دے دی جائیں ۔ جدید طلبہ کا داخلہ ۲۰ شوال تک جاری رہے جو مدرسین امتحان داخلہ میں مصروف ہوں وہ بھی ایک دو سبق شروع کرادیں اور داخلہ کا کام بھی کرتے رہیں۔

(۶) اخراج

شرائط داخلہ اور قواعد وضوابط مدرسہ کی خلاف ورزی کی آخری سزا تا حد اخراج ہوسکتی ہے۔

توضیح

وفاق اور اس سے ملحقہ مدارس کے تمام تر قواعد وضوابط کی پابندی کو لازمی قرار دینے کا مقصد طلبہ کے عیوب اور نقائص کا ازالہ اور بے راہ روی کی اصلاح ہے اور یہ مدرسہ میں رکھ کر ہی ممکن ہے نہ کہ نکال کر، ایسی صورت میں اخراج صرف اس طالب علم کا کیا جائے جس کا ضرر متعدی ہو اور اس کی صحبت سے دوسرے طلبہ کے بگڑنے کا

اندیشہ ہو۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو نقائص وعیوب کے ازالہ اور اصلاح کے لئے اخراج کے علاوہ دوسرے طریقوں سے کام لینا چاہئے، مثلاً جماعت میں کھڑا کر دینا، کان پکڑوانا، مدرسہ کے بورڈ پر جرم اور مجرم کا نام لکھ کر تشہیر و تفضیح کرنا، امداد مدرسہ کلاً یا بعضاً بند کر دینا، امتحان یا درجہ سے موقت طور پر نکال دینا، سند نہ دینا وغیرہ، مگر جملہ عقوبات محدود اور موقت ہونی چاہئیں اور مصلحانہ انداز میں نہ کہ معاندانہ اور منتقمانہ انداز میں کہ یہ مصلحین کی شان سے بعید ہے۔

مخرج طلبہ عموماً سرٹیفکیٹ نہیں لیتے، ایسی صورت میں وفاق کو اطلاع دینا ضروری ہے، تاکہ کوئی بھی ملحقہ مدرسہ ایسے طلبہ کو داخل نہ کرے اس سے اخراج کی اہمیت اور خوف واندیشہ بھی بہت بڑھ جاتا ہے، اس لئے اس معاملہ میں تساہل وتغافل ہرگز اختیار نہ کرنا چاہئے اور ایسے طلبہ کے نام، ولدیت، سکونت اور ضروری تفصیلات سے کم ازکم دفتر وفاق کو ضرور آگاہ کر دینا چاہئے۔ مگر اس میں جرم اور اخراج کی ضرور تصریح کر دینی چاہئے تاکہ دوسرے مدرسہ والے واقف ہو جائیں۔

(نوٹ) اگر وجوہ اخراج کی صحت، طالب علم کو تسلیم نہ ہو تو وہ صدر وفاق سے اپیل کر سکتا ہے۔

(۷) نظام تعلیم

وفاق سے ملحقہ ہر مدرسہ میں درجہ بندی لازمی ہوگی۔ جو کتب جس درجہ میں وفاق کی مجلس عاملہ کی طرف سے مقرر کر دی جائیں گی وہ اس درجہ کے طالب علم کو لازماً پڑھنی ہوں گی۔ اس میں کسی قسم کی رعایت نہ ہو سکے گی۔ تعلیمی سال کے اختتام پر سب کتابوں کا امتحان دینا ہوگا۔

(۸) اساتذہ و تقسیم اسباق

وفاق سے ملحقہ ہر مدرسہ میں مدرسین قابل رکھے جائیں نیز آغاز سال میں تقسیم کتب کے وقت اساتذہ کی قابلیت اور ان کتب کے ساتھ خصوصی مناسبت کا خیال رکھا جائے جو ان کو برائے درس دی جائیں۔

توضیح

یہ قاعدہ وضابطہ نہ صرف طلبہ کے حق میں مفید ہے، بلکہ لائق وآزمودہ کار اساتذہ کا اجتماع مدرسہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور طلبہ اطراف واکناف سے شد رحال کر کے پروانوں کی طرح جوق در جوق آتے اور مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ خاص کر جب کہ لکل فن رجال کے مصداق ہر صاحب فن استاذ کو اس کے فن کی کتاب پڑھانے کے لئے دی جائے۔ اس ضابطہ کی پابندی میں تو ارباب مدارس کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

(۹) تعلیم کی نگرانی

حضرات مدرسین کی تعلیم کی کماوکیفا نگرانی کی جائے تاکہ سال تعلیمی کے اختتام پر نصاب کے مطابق تعلیم پوری ہوسکے اور طلبہ کو ہر لحاظ سے فائدہ پہنچ سکے۔

توضیح

(الف) عام طور پر مدرسین ابتداء سال میں لمبی لمبی تقریریں کیا کرتے ہیں اور نفس کتاب کی عبارت حل کرنے اور اصل مسائل فن طلبہ کو ذہن نشین کرانے کے بجائے نہ صرف حواشی وشروح کے مفید مضامین، بلکہ لایعنی قیل وقال کی الجھنوں میں طلبہ کے ذہنوں کو ماؤف کر دیتے ہیں، اگر کوئی طالب علم کچھ بولتا ہے تو الزامی جوابات دے کر خاموش کر دیتے ہیں اور اسی کو اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی مہینوں میں کتاب کے چند ورق سے زیادہ نہیں ہوتے اور آخر میں جب سال ختم ہونے لگتا ہے تو ایسی تیز رفتاری اختیار کرتے ہیں کہ کتاب کی بس تلاوت ہی باقی رہ جاتی ہے، اس لئے کہ اگر ایسا نہ کریں تو کتاب ختم نہ ہو، اور اگر شہرہ آفاق صاحب فن استاد ہوتے ہیں تو وہ داد تحقیق دینے اور فن کا حق ادا کرنے کے سامنے کتاب ختم کرانے کی پرواہ ہی نہیں کرتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کتاب کے اہم ترین مسائل ومباحث اس بے اعتدالی کی بناء پر بے پڑھے رہ جاتے ہیں جو بسا اوقات فن کی دوسری کتابوں میں آتے ہی نہیں یا اس تفصیل کے ساتھ نہیں آتے جیسے زیر درس کتاب میں ہوتے ہیں۔

یہ ایک ایسا نقص ہے کہ اگر اس کا ازالہ نہ کیا جائے تو تعلیم کا ادھورا اور طلبہ کی استعداد کا ناقص رہ جانا یقینی ہے اس کے ازالہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر مدرسہ میں مقدار خواندگی کی ماہانہ درج کرنے کا رجسٹر رکھا جائے۔

(ا) (نمونہ رجسٹر خواندگی) رجسٹر اندراج خواندگی ماہانہ مدرسہ ملحقہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نام کتاب مع مطبع	نام درجہ	نام معلم	ذیقعدہ	ذی الحجہ	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولی	جمادی الثانی	رجب
-----	-----	----	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ	تاصفحہ

مہتمم یا صدر مدرس ہر ماہ کی آخری تاریخ کو پابندی کے ساتھ وہ رجسٹر ہر استاد کے پاس بھیجیں اور ہر کتاب کی اس ماہ کی مقدار خواندگی بقید صفحات خود ان سے درج کرائیں، اس تدبیر سے خود مدرس کو بھی اپنی کوتاہی کا احساس ہوگا اور ناظم تعلیمات کو بھی رفتار درس کا پتہ چلتا رہے گا اور سست رفتاری کا تدارک کر سکے گا اور دونوں کی توجہ

اور کوشش سے کتاب ختم یا بقدر نصاب ضرور پوری ہو جائے گی۔

یہ تو مقدار تعلیم کی نگرانی کی صورت ہے۔ کیفیت تعلیم کا حال معلوم کرنے اور کوتاہی کا ازالہ کرنے کی تدبیر اس کے سوا نہیں کہ مہتمم یا صدر مدرس وقتاً فوقتاً بلا استثنیٰ ہر مدرس کے درس میں بدوں اطلاع جا کر بیٹھیں یا اس کی بے خبری میں غیر محسوس طریقہ پر سبق سنیں اور اس کے بعد تنہائی میں مدرس کو بلا کر اس کی کوتاہیوں پر اس کو اس طرح متنبہ فرمائیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔

بہر صورت محض حسن ظن یا حسن اعتقاد کی بنا پر کسی بھی مدرس کو مطلق العنان اور آزاد چھوڑ دینا اور احتساب ونگرانی کے اندیشہ سے آزاد کر دینا اگر چہ کتنا ہی متدین مدرس ہو، سخت مضر ہے۔ انسان کو خود اپنی کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو احتساب ونگرانی نہ ہونے کی صورت میں ان کے ازالہ کی فکر نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر مشہور ومعروف استاذ ہوتے ہیں تو رعب علمی کی وجہ سے، اور اگر ارباب اختیار کے مقرب اور منہ چڑھے مدرس ہوتے ہیں تو عقوبت کے خوف سے طلبہ خون کا سا گھونٹ پی کر خاموش تو رہتے ہیں، مگر ان کا وقت ضائع اور تعلیم تباہ ضرور ہوتی ہے۔ ورنہ مدرس کے خلاف شکایتیں ہوتی ہیں، اسٹرائیک وغیرہ تک نوبت پہنچتی ہے، دونوں صورتیں تباہکن اور موجب رسوائی ہیں۔

اس لئے ہر مہتمم اور ناظم تعلیمات کا فرض ہے کہ وہ ہر استاذ کی تعلیم کی کیفاً وکماً نگرانی کرے۔

(ب) طریق تعلیم

اصولاً مدرس کا اصلی مطمع نظر ہر کتاب پڑھاتے وقت، نہایت سادہ اور سہل انداز میں حل عبارت اور تفہیم معانی ومطالب ہونا چاہیے۔ اگر فن کی ابتدائی کتاب ہے تو صرف مبادی ومسائل فن کو ذہن نشین کرانے پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اور اگر اوسط درجہ کی کتاب ہے، تو بقدر ضرورت دلائل وبراہین سے مسائل فن کا اثبات وتفہیم پیش نظر ہونا چاہیے، اور اگر فن کی آخری درسی کتاب ہے، تو نہ صرف دلائل وبراہین کے بیان پر اکتفا کیا جائے بلکہ نہایت سلجھے ہوئے انداز میں مسئلہ زیر درس سے متعلق ضروری مباحث وتحقیقات کو بھی ضرور بیان کرنا چاہیے۔ ہر کتاب کی خصوصیات پر متنبہ کرنا بھی ازبس ضروری ہے۔ بہر صورت طول لاطائل اور خارج از کتاب مباحث سے اجتناب ضروری ہے۔ تدریجی طور پر فن اور مسائل فن سے آگاہ کرنا مفید ہوتا ہے۔

نیز ہر شریک درس طالب علم کی حالت سے واقف ہونا بھی مدرس کے لئے ازبس ضروری ہے کہ وہ کس حد تک سبق کو سمجھ رہا ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً ہر طالب علم سے ایسے سوالات کرے جن سے سبق کے

سمجھنے کا حال معلوم ہو سکے۔اسی طرح بلاتعیین نوبت ہر طالب علم سے عبارت پڑھوائے، ترجمہ کرائے، مطلب بیان کرائے، گذشتہ سبق کے متعلق بلاتعیین مختلف طلبہ سے سوالات کرے تاکہ ہر ہر طالب علم کتاب کو سمجھنے اور سبق کو یاد کرنے اور مطالعہ کرنے پر مجبور ہو۔عموماً مدرسین جماعت کے ذہین طلبہ کو پیش نظر رکھ کر درس دیتے ہیں۔انہی سے سوالات کرتے ہیں یہ طریقہ سخت مضر ہے، اس سے کمزور طلبہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور استفادہ سے محروم رہ جاتے ہیں، بلکہ وہ خُود کو بالکل ہی مرفوع القلم سمجھ لیتے ہیں اور پھر سننے اور سمجھنے کی جانب توجہ ہی نہیں کرتے اور کورے کے کورے رہ جاتے ہیں، اس لئے مدرس کا فرض ہے کہ وہ اپنے معیار علم کے مطابق درس نہ دے بلکہ طلبہ کے ذہنوں کی سطح پر اُتر کر درس دے اور "اقتد باضعفہم" کے اُصول پر عمل کرے تاکہ تعلیم کا فرض ادا کر سکے۔

(۱۰) ذریعہ تعلیم

وفاق سے ملحقہ ہر مدرسہ میں زبان تدریس عام طور پر اُردو ہونی چاہیئے اور چھٹے درجے سے آخری درجہ تک کسی ایک کتاب کی تدریس کے لئے ذریعہ تعلیم عربی ہونی چاہیئے اور امتحان دورہ حدیث شریف کے پرچے عربی میں حل ہونے چاہئیں۔

توضیح ہمارے ملک کی وہ زبان جو ہر خطہ اور ہر علاقہ میں سمجھی جا سکے وہ صرف "اُردو" ہے۔بجز دُور افتادہ سرحدی علاقوں یا آزاد قبائل کے رہنے والوں کے ہر شخص اُردو کو آسانی کے ساتھ سمجھتا اور بول سکتا ہے۔اُردو کے علاوہ باقی زبانیں مخصوص علاقوں اور خطوں کے علاوہ نہ بولی جاتی ہیں نہ سمجھی، اور اساتذہ وطلبہ تعلیم وتعلم کی غرض سے مُلک کے ہر خطہ اور علاقہ سے دوسرے خطوں اور علاقوں میں آتے جاتے ہیں اس لئے ہر خطہ اور علاقہ کے مدرسوں میں زبان تدریس اُردو ہی ہو سکتی ہے۔تبلیغ واشاعت دین کیلئے بھی اُردو زبان جاننا اور اُردو میں تحریر وتقریر کی قدرت حاصل کرنا ہر عالم دین کے لئے ازبس ضروری ہے۔اس مقصد کے لئے اُردو نوشت وخواندگی کو ابتدائی درجوں میں مستقل طور پر نصاب میں داخل کیا گیا ہے، بہرحال زبان تدریس لازماً اُردو ہونی چاہیئے۔تاکہ مدارس عربیہ کا ہر طالب علم اُردو میں لکھنے پڑھنے اور تقریر کرنے پر قادر ہو سکے۔

عربی ہماری دینی اور علمی زبان ہے، بجز صرف ونحو کی چند ابتدائی کتابوں کے نہ صرف قرآن وحدیث بلکہ جملہ علوم وفنون کی کتابیں عربی میں ہیں، اس لئے عربی تحریر وتقریر پر قدرت حاصل کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ مدارس عربیہ کے طلبہ واساتذہ اور علماء دین پر آج سب سے زیادہ شرمناک اعتراض یہی ہے کہ آٹھ دس سال تک

عربی پڑھنے اور ساری عمر عربی کتابوں کا درس دینے کے باوجود ہمارے طلبہ اور اساتذہ چند عربی فقرے برجستہ بولنے اور لکھنے پر قادر نہیں ہوتے، حالانکہ عربی لکھنے اور بولنے کا مدار صرف مشق ومزاولت پر ہے۔ادنی توجہ سے یہ شرمناک عیب دُور ہوسکتا ہے، اسی مقصد کے پیش نظر وفاق نے یہ پابندی عائد کی ہے کہ فوقانی درجوں میں کم ازکم کسی ایک کتاب کے لئے ذریعہ تعلیم عربی کو بنایا جائے یعنی اُستاد بھی عربی میں سبق کی تقریر کرے اور کتاب کے مطالب سمجھائے، طلبہ بھی عربی میں ہی سوالات کریں۔غرض اس ایک گھنٹہ میں اُستاد اور شاگرد کی زبان پر عربی کے علاوہ کسی بھی زبان کا کوئی کلمہ نہ آنا چاہیئے۔اسی مقصد کے پیش نظر وفاق کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۵-۱۶ شعبان ۸۲ھ ملتان میں باتفاق رائے یہ تجویز پاس کی ہے کہ آئندہ سے امتحان دورۂ حدیث کے تمام پرچے بھی عربی میں ہوا کریں گے اور ان کے جوابات بھی ہر طالب علم کو لازماً عربی میں دینے ہوں گے اور اسی لئے مجوزہ نصاب میں بھی ابتدائی درجوں میں ترجمہ اور انشاء عربی کو روزانہ ایک سبق کے طور پر لازم قرار دیا ہے۔

(۱۱) مطالعہ وتکرار کی نگرانی

وفاق سے ملحقہ مدرسہ میں مطالعہ کتب وتکرار اسباق کا باضابطہ اہتمام اور نگرانی ہونی چاہیے طلبہ کے مطالعہ وتکرار کے اوقات معین ہوں اور ان اوقات میں سختی کے ساتھ مطالعہ وتکرار کی پابندی کرائی جائے، اساتذہ ومدرسین مدرسہ پورے اہتمام سے اس کام کی تکمیل کریں۔

توضیح عام طور پر مدارس عربیہ کے دیانتدار اساتذہ بھی صرف مفوضہ اسباق کو محنت کے ساتھ پڑھا دینے کو ہی اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں اور اسباق کے گھنٹوں کے بعد طلبہ اور ان کے مشاغل سے کوئی سروکار نہیں رکھتے طلبہ نے اسباق کا تکرار کیا یا نہیں؟ سبق یاد کیا یا نہیں؟ مطالعہ کیا یا نہیں؟ امتحانات سے پہلے امتحان کی تیاری کرتے ہیں یا نہیں؟ ان امور کی نگرانی اور دیکھ بھال کو اپنا فرض تو کیا لائق اعتناء بھی نہیں سمجھتے اور اگر اس طرف توجہ بھی دلائی جاتی ہے تو انتہائی بے پروائی سے فرما دیتے ہیں کہ یہ ہمارا کام نہیں مہتمم یا نگران کا فرض ہے حالانکہ حقیقی معنی میں مطالعہ وتکرار کرنے نہ کرنے کا پتہ سبق پڑھانے والے استاد کو ہی چل سکتا ہے۔اور وہی تنبیہ وسرزنش یا زجر وعقوبت کے ذریعے اس کا تدارک کر سکتے ہیں مہتمم یا نگران تو زیادہ سے زیادہ اوقات مطالعہ وتکرار میں ان کی حاضری اور موجودگی ہی کی نگرانی کر سکتے ہیں لیکن یہ کہ وہ تکرار کر رہے ہیں یا گپ بازی سبق کا مطالعہ کر رہے ہیں یا کسی اور دلچسپ کتاب میں منہمک ہیں اس کی نگرانی مہتمم یا نگران نہیں کر سکتے۔اس لیے ہر مدرسہ کے مہتمم کو چاہیے کہ وہ ابتداء سال میں ہی تمام مدرسین مدرسہ کو جمع کر کے نہایت واضح الفاظ میں ان کو آگاہ کر دیں کہ محنت کے ساتھ اسباق پڑھا دینا ہی آپ کا فرض نہیں

ہے بلکہ اوقات درس کے بعد اپنے درجہ کے طلبہ کے مطالعہ وتکرار کی نگرانی اوران کے عام مشاغل کی دیکھ بھال بھی آپ کا فرض ہے مدرسہ جوحق الخدمت پیش کرتا ہے اس میں یہ کام بھی داخل اورشامل ہیں اگر آپ اس میں کوتاہی یا تساہل فرمائیں گے تو عنداللہ مسئول وماخوذ ہوں گے۔

اس نگرانی اورمواخذہ کے نہ ہونے کی وجہ سے آج کل عموماً مدارس عربیہ کے طلبہ کی حالت یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سبق میں حاضر ہوجاتے ہیں باقی تمام وقت بجائے مطالعہ وتکرار کے سیروتفریح، گپ بازی، دوستوں اورمہمانوں کی مہمان نوازی اوراسی طرح کے لایعنی مشاغل میں ضائع کرتے ہین بہت سے طلبہ تو استاذ کے سامنے کتاب بندکر کے پھر اگلے دن استاد کے سامنے ہی بیٹھ کر کتاب کھولتے ہین اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آج سبق کہاں سے شروع ہوگا؟ فی زمانہ مدارس عربیہ کے طلبہ میں علمی استعداد کے فقدان کا ایک بہت بڑا سبب اساتذہ ومدرسین کی یہ بے توجہی اور بے پرواہی ہے اورطلبہ کی یہ آزادی وبے راہ روی ہے اس کا سد باب اشد ضروری ہے اس لیے وفاق سے ملحقہ مدارس کے مہتممین کواس قاعدہ کی پابندی میں انتہائی اہتمام وسخت گیری سے کام لینا چاہیے اور وفاق بھی اس کی نگرانی کرے گا۔

اس ضابطہ پر عملی پابندی کی صورت یہ ہے کہ ہر درجہ کے اساتذہ اپنے اپنے درجہ کے طلبہ کے لیے مطالعہ وتکرار کا مکمل نظام الاوقات بنادیں اور ہر درجہ کے اساتذہ باری باری اس نظام الاوقات پر طلبہ کے عمل درآمد کرنے یا نہ کرنے کی نگرانی کریں مثلاً کسی درجہ کے چار استاد ہیں تو ایک ایک ہفتہ ہر استاذ کی ڈیوٹی لگادی جائے اس طرح ہر استاد کو اوقات درس کے علاوہ مہینہ میں صرف ایک ہفتہ اوقات مطالعہ وتکرار میں موجود رہنا پڑے گا اور کام ہلکا ہو جاے گا ہر استاد کے پاس ایک یادداشت بھی ہونی چاہیے جس میں متعلقہ درجہ کے طلبہ کے نام لکھے ہوں اور وہ نگرانی کے دوران ہر مقصر طالب علم کی کوتاہی کونوٹ کرتا رہے اور پھر یا خود درس کے وقت اس کا تدارک کرے یا متعلقہ اساتذہ کوآگاہ کردے۔

یہ پابندی شروع میں سب کو ناگوار معلوم ہوگی خصوصاً اساتذہ کو کہ زائد وقت بھی دینا پڑے گا اور ایک نئی سردردی بھی مول لینا پڑے گی لیکن یاد رکھیے مصلحین نے تو اصلاح عباداللہ کے لیے بڑی بڑی مشکلات برداشت کی ہیں قربانیاں دی ہیں نیک نیتی سے محض اللہ کے لیے کام کیجئے بہت بڑی عبادت ہے علاوہ ازیں انشاءاللہ چند ماہ میں ہی خود طلبہ اس کے عادی ہوجائیں گے۔ اوراساتذہ کی ہلکی سی نگرانی بلکہ صرف نگرانی اورمواخذہ کا خوف بھی انشاءاللہ کافی ہوگا۔ ان اللہ مع الصابرین...... (جاری ہے)